THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہودیت میں الیاس (Elijah) کی شخصیت و کردار اور اسلام میں امام مہدیؑ کا تصور: تقابلی مطالعہ

The Personality and Role of Elijah in Judaism and the Concept of Imam Mahdi (A.S.) in Islam: A Comparative Study

Noreen Tahir
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.
Awais Idrees
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.
Dr. Zahid Latif
Chairman & Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.

Abstract

This study presents a comparative analysis of the personality and role of Elijah in Judaism and the concept of Imam Mahdi (A.S.) in Islam, exploring their theological, eschatological, and reformative dimensions. In Jewish tradition, Elijah is regarded as a revered prophet who did not experience death but was taken up to heaven, and is expected to return before the coming of the Messiah. He symbolizes divine intervention, moral revival, and the restoration of faith among the Israelites. His anticipated return is closely associated with eschatological hope and the establishment of justice. In contrast, the concept of Imam Mahdi (A.S.) in Islam represents a divinely guided leader who will appear before the Day of Judgment to eradicate injustice, establish peace, and restore true Islamic teachings. While Sunni and Shia perspectives differ in certain theological details, both traditions affirm the Mahdi's role as a reformer and a unifier of the Muslim community. The Mahdi embodies the culmination of eschatological expectations and the fulfillment of divine promise. This comparative study highlights both similarities and differences between the two figures, particularly in terms of their roles in end-time narratives, their spiritual authority, and their significance in shaping religious consciousness. The research underscores how both traditions envision a future guided by divine justice, while differing in doctrinal interpretations and historical development.

Keywords: *Elijah, Judaism, Imam Mahdi, Islam, Eschatology, Comparative Religion, Messianic Beliefs*

یہودی لٹریچر میں حضرت الیاس (Elijah) کا تعارف

یہودیت کی مذہبی روایت میں بعض انبیاء کی شخصیات ایسی معنوی وسعت اختیار کر لیتی ہیں کہ وہ تاریخی واقعات سے آگے بڑھ کر فکری، روحانی اور اخروی تصورات کی تشکیل میں بنیادی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔ حضرت الیاسؑ انہی باوقار شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جن کا تذکرہ عبرانی صحائف سے لے کر ربائی متون تک تسلسل کے ساتھ موجود ہے۔ ان کی شخصیت میں اصلاحی تحریک، توحید پرستی، معجزاتی مظاہر اور مستقبل کی نجات کے تصورات کا ایسا امتزاج ملتا ہے جو یہودی فکر کے کئی اہم پہلوؤں کو باہم مربوط کرتا ہے۔ اس روایت میں الیاسؑ کا ذکر متحرک اور معنویت سے بھرپور وجود کے

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

طور پر سامنے آتا ہے، جو مختلف ادوار میں مختلف تعبیرات کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ حضرت الیاسؑ کی نسبی و تاریخی حیثیت کا سراغ عبرانی بائبل میں اس انداز سے ملتا ہے:

> "And Elijah the Tishbite, of the inhabitants of Gilead, said unto Ahab…"[1]

اور الیاس تشبی، جو جلعاد کے باشندوں میں سے تھا، اخی اب سے مخاطب ہوا...

مذکورہ بیان سے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ جغرافیائی طور پر وہ بنی اسرائیل کے اس خطے سے تعلق رکھتے تھے جو مذہبی و اخلاقی بحران سے دوچار تھا۔ مفسرین نے اس ماحول کو ان کی دعوتی و اصلاحی جدوجہد کے فکری پس منظر کے طور پر بیان کیا ہے۔

> "Elias appears suddenly in the narrative as a prophet of judgment during a time of apostasy."[2]

الیاس اچانک بیان میں اس نبی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جو ارتداد کے زمانے میں عذاب کی تنبیہ کرتے ہیں۔

ان کی بعثت ایسے دور میں ہوئی جس میں مذہبی انحراف اپنی شدت پر تھا اور ان کی شخصیت اصلاحی جوش و جذبے اور دینی استقامت کی علامت کے طور پر ابھری۔ Tanakh میں حضرت الیاسؑ کے حالات خاص طور پر "کتابِ سلاطین" میں مفصل انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کے حالات میں کوہِ کرمل کا واقعہ مرکزی اہمیت رکھتا ہے:

> "And the fire of the Lord fell, and consumed the burnt sacrifice…"[3]

اور خداوند کی آگ نازل ہوئی اور اس نے قربانی کو جلا دیا...

مندرجہ بالا واقعہ سے ان کی نبوت کے اثبات اور توحید کے اعلان کی قوت کو نمایاں طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح قحط اور بارش کے واقعات بھی ان کی دعا اور ایمانی پختگی کے مظاہر کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

> "Through Elijah, drought and rain become instruments of divine will."[4]

الیاس کے ذریعے قحط اور بارش دونوں خدائی ارادے کے مظاہر بن جاتے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ انداز فکر ان کے کردار کو قدرتی مظاہر کے ساتھ جوڑ کر ایک وسیع تر روحانی معنویت عطا کرتا ہے۔ بعد ازاں ربائی لٹریچر، خصوصاً Talmud میں حضرت الیاسؑ کی شخصیت کو مزید عمق و وسعت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں انہیں ایسے روحانی وجود کے طور پر بیان کیا گیا جو مختلف مواقع پر ظاہر ہو کر اہل علم کی رہنمائی کرتے ہیں۔ الیاس نبی بعض اوقات آتے ہیں تاکہ علماء کو تعلیم دیں اور ان کی رہنمائی کریں۔ اس تصور کے

[1] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 312
[2] Clarke, Adam, Commentary on the Bible, (New York, Abingdon Press, 1825), Vol. 2, p. 451
[3] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 328
[4] McKenzie, John L., Dictionary of the Bible, (New York, Macmillan, 1965), p. 266

تحت ان کی شخصیت زمانی حدود سے بلند ہو کر ایک مسلسل رہنمائی کرنے والی ہستی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ربائی مفکرین نے اس پہلو کو خاص اہمیت دی ہے، جس سے ان کی روحانی حیثیت میں ایک خاص نوع کی لطافت اور تعمق پیدا ہوتا ہے۔

"Elias becomes a mystical visitor, bridging heaven and earth."[5]

الیاس ایک روحانی مہمان بن جاتے ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان ربط قائم کرتے ہیں۔

بیان کی گئی تعبیر ان کی شخصیت کو ایسے واسطے کے طور پر پیش کرتی ہے جو مادی اور غیر مادی جہانوں کے درمیان معنوی رابطہ فراہم کرتا ہے۔ حضرت الیاسؑ کو ایک نبی، مصلح اور معجزاتی شخصیت کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں یہ عقیدہ بھی پایا جاتا ہے کہ وہ وفات کے بغیر آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے:

"And Elijah went up by a whirlwind into heaven."[6]

اور الیاس آندھی کے ذریعے آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے۔

چنانچہ مذکورہ واقعہ ان کی شخصیت کو ایک غیر معمولی تقدیس عطا کرتا ہے۔ اس بنیاد پر انہیں ایک زندہ اور فعال روحانی وجود کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جو مختلف ادوار میں اثر انداز ہو سکتا ہے۔

"His ascension without death made him a symbol of immortality."[7]

ان کا بغیر موت کے اٹھایا جانا انہیں ابدی حیات کی علامت بنا دیتا ہے۔

چنانچہ مذکورہ تصور ان کی شخصیت کو زمانی قید سے آزاد ایک دائمی معنوی علامت میں ڈھال دیتا ہے۔ آخری زمانے کے حوالے سے حضرت الیاسؑ کا کردار یہودی عقائد میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ان کے متعلق یہ پیش گوئی ملتی ہے:

"Behold, I will send you Elijah the prophet before the coming of the great and dreadful day of the Lord."[8]

دیکھو، میں تمہارے پاس الیاس نبی کو بھیجوں گا خداوند کے عظیم اور ہیبت ناک دن سے پہلے۔

مذکورہ بیان ان کے اس کردار کو واضح کرتا ہے جس کے تحت وہ آنے والے نجات دہندہ کی آمد سے قبل دینی اصلاح اور روحانی بیداری کا ذریعہ بنیں گے۔

"Elias is the harbinger of the Messiah, restoring faith and order."[9]

الیاس مسیح کے پیش رو ہیں جو ایمان اور نظام کو بحال کرتے ہیں۔

---

5 Neusner, Jacob, The Talmud of Babylonia, (Atlanta, Scholars Press, 1991), Vol. 5, p. 78
6 Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 335
7 Encyclopaedia Judaica, (Jerusalem, Keter Publishing, 1972), Vol. 6, p. 635
8 Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 412
9 Vermes, Geza, The Complete Dead Sea Scrolls, (London, Penguin Books, 2004), p. 412

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

چنانچہ مندرجہ بالا تعبیر یہودی اخروی فکر میں ان کی حیثیت کو مزید مستحکم کرتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان ایک معنوی تسلسل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

یہودیت میں حضرت الیاس کا کردار اور مذہبی اہمیت

یہودیت کی مذہبی فکر میں حضرت الیاسؑ کی شخصیت اصلاح، غیرتِ دینی، روحانی اقتدار اور اخروی امید کے جامع پیکر کے طور پر جلوہ گر ہوتی ہے جس میں عمل اور عقیدہ باہم پیوست دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا کردار دینی انحراف کے مقابل ایک شدید اور فعال ردعمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ عبرانی روایت میں ان کا وجود داعی کی صورت سامنے آتا ہے جو توحید کی بازیافت اور مذہبی شعور کی تجدید کے لیے سرگرم دکھائی دیتا ہے، اور یہی پہلو بعد کے یہودی لٹریچر میں مزید تعمق اور وسعت کے ساتھ نمایاں ہوتا ہے۔ بنی اسرائیل کی اصلاح اور توحید کی دعوت کے ضمن میں حضرت الیاسؑ کی جدوجہد کو Tanakh میں نہایت اثر انگیز اسلوب میں بیان کیا گیا ہے، خصوصاً بادشاہ اخی اب اور ملکہ ایزبل کے دور میں جب بت پرستی اپنے عروج پر تھی:

> "How long halt ye between two opinions? If the Lord be God, follow him…"[10]

تم کب تک دو رائے کے درمیان ڈگمگاتے رہو گے؟ اگر خداوند ہی خدا ہے تو اسی کی پیروی کرو…

مذکورہ خطاب بنی اسرائیل کے مذہبی تذبذب کے تناظر میں ہے اور ان کے اندر ایک فیصلہ کن دینی شعور پیدا کرنے کی کوشش بھی ظاہر ہوتی ہے۔ مفسرین نے اس کو اصلاحی مقاصد کے طور پر تعبیر کیا ہے جس میں توحید کی بازیافت کا شدید داعیہ کارفرما ہے۔

> "Elijah's mission was to restore the exclusive worship of Yahweh among Israel."[11]

الیاس کی دعوت کا مقصد بنی اسرائیل میں خدا واحد کی عبادت کو دوبارہ قائم کرنا تھا۔

جس سے یہ واضح ہوا کہ ان کا کردار کو ہمہ جہت اصلاحی تحریک کے تناظر میں تھا جس میں مذہبی، اخلاقی اور سماجی پہلو یکجا ہو جاتے ہیں۔ بت پرستی کے خلاف ان کی جدوجہد نمایاں اور غیر معمولی شان رکھتی ہے، جو ان کی دینی غیرت اور استقامت کی غمازی کرتی ہے۔ کوہِ کرمل کا واقعہ اس حوالے سے بنیادی اہمیت رکھتا ہے:

> "And call ye on the name of your gods, and I will call on the name of the Lord…"[12]

تم اپنے معبودوں کو پکارو اور میں خداوند کو پکاروں گا…

---

[10] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 326
[11] Freedman, David Noel, Anchor Bible Dictionary, (New York, Doubleday, 1992), Vol. 2, p. 475
[12] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 327

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

بہت ہی صراحت کے ساتھ یہ منظر تقابلی مظاہرہ پیش کرتا ہے جس میں حق اور باطل کا امتیاز نمایاں ہو جاتا ہے۔ ربائی مفکرین نے اس واقعے کو دینی غیرت اور توحید پر استقامت کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔

"Elijah embodies zeal for the purity of faith against idolatry."[13]

الیاس ایمان کی پاکیزگی کے لیے جوش و غیرت کی علامت بن جاتے ہیں۔

بیان کردہ تعبیر ان کے کردار میں شدت کو نمایاں کرتی ہے جو مذہبی انحراف کے مقابل فعال مزاحمت کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ حضرت الیاسؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ بھی ان کی شخصیت میں ایک خاص تقدس اور امتیاز پیدا کرتا ہے:

"And Elijah went up by a whirlwind into heaven."[14]

اور الیاس آندھی کے ذریعے آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے۔

اس واقعے نے یہودی فکر میں ان کے بارے میں ایسے تصور کو جنم دیا جس میں وہ موت کے تجربے سے گزرے بغیر ایک زندہ روحانی وجود کے طور پر باقی رہتے ہیں۔

"Elijah's ascent gave rise to the belief in his continued life and return."[15]

الیاس کے عروج نے ان کی مسلسل حیات اور واپسی کے عقیدے کو جنم دیا۔

چنانچہ یہ تصور ان کی شخصیت کو زمانی قیود سے بلند کر کے ایک دائمی معنوی حضور میں تبدیل کر دیتا ہے، جو مختلف ادوار میں اثر انداز ہو سکتا ہے۔ یہودی عقائد میں مسیح کے ظہور سے قبل حضرت الیاسؑ کی واپسی کا نظریہ ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ Talmud اور دیگر ربائی متون میں اس عقیدے کی صراحت ملتی ہے۔ الیاس مسیح کی آمد سے پہلے آئیں گے۔ یہ عقیدہ ان کے کردار کو ایک پیش رو اور مصلح کی صورت میں متعین کرتا ہے، جو آنے والے نجات دہندہ کے لیے دینی و اخلاقی فضا کو ہموار کریں گے۔

"Elijah is seen as the reconciler who prepares Israel for redemption."[16]

الیاس کو اس مصلح کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کو نجات کے لیے تیار کرتا ہے۔

مذکورہ متدل سے یہ تعبیر ان کی شخصیت کو ایک ایسے فعال عنصر کے طور پر پیش کرتی ہے جو تاریخ کے آخری مرحلے میں ایک خاص نوع کی دینی تجدید کا سبب بنے گا۔ مذہبی رسوم میں بھی حضرت الیاسؑ کی علامتی حیثیت نمایاں ہے، خصوصاً عیدِ فصح (Passover) کے موقع پر ان کے لیے مخصوص پیالہ رکھا جاتا ہے، جو ان کی متوقع آمد کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

---

[13] Neusner, Jacob, The Religion of the Jews, (New York, Routledge, 2003), p. 198
[14] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 335
[15] Encyclopaedia Judaica, (Jerusalem, Keter Publishing, 1972), Vol. 6, p. 636
[16] Vermes, Geza, Scripture and Tradition in Judaism, (Leiden, Brill, 1973), p. 289

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"At Passover, a cup of wine is set aside for Elijah, symbolizing hope for his coming."[17]

فصیح کے موقع پر الیاس کے لیے شراب کا پیالہ رکھا جاتا ہے جو ان کی آمد کی امید کی علامت ہوتا ہے۔

مذکورہ رسم یہودی شعور میں الیاسؑ کی مسلسل موجودگی اور ان کی واپسی کی امید کو ایک عملی اور محسوس علامت میں تبدیل کر دیتی ہے۔

"Elijah's presence in ritual reflects his enduring role in Jewish consciousness."[18]

مذہبی رسوم میں الیاس کی موجودگی یہودی شعور میں ان کے دائمی کردار کی عکاسی کرتی ہے۔

ان کی شخصیت متون میں ہونے کے ساتھ ساتھ اجتماعی مذہبی زندگی میں ایک زندہ علامت کے طور پر راسخ ہو چکی ہے۔

اسلام میں امام مہدیؑ کا تعارف

اسلامی فکری روایت میں اخروی مباحث کے ضمن میں بعض شخصیات ایسی اہمیت اختیار کر لیتی ہیں جو اعتقادی ساخت، روحانی توقعات اور اجتماعی شعور کے گہرے پہلو کی نمائندگی کرتی ہیں۔ امام مہدیؑ کا تصور بھی اسی سلسلے کی ایک مؤثر کڑی ہے، جس میں نبوی بشارات، اہلِ بیتؑ کی نسبت، اور آخری زمانے کے احوال ایک مربوط معنوی دائرے میں سامنے ہیں۔ اس تصور میں ایک ایسی ہستی کا نقش ابھرتا ہے جو عدل کے احیاء، ظلم کے ازالہ اور دینی روح کی تجدید کا مظہر سمجھی جاتی ہے۔ اسلامی متون میں ان کا ذکر مختلف اسالیب میں ملتا ہے جس سے ان کی شخصیت کے متعدد پہلو سامنے آتے ہیں۔ ان کی نسبی حیثیت کے حوالے سے اسلامی مصادر میں واضح تصریحات موجود ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے اہلِ بیتؑ میں سے ہوں گے۔ اس ضمن میں حدیث کا متن یوں منقول ہے:

«المهدي مني من ولد فاطمة»[19]

مہدی مجھ میں سے ہوں گے، فاطمہ کی اولاد میں سے۔

بیان کردہ روایت امام مہدیؑ کی نسبت کو براہِ راست سیدہ فاطمہؓ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مربوط کرتی ہے، جس سے ان کی شخصیت میں ایک خاص تقدس اور شرعی اعتبار پیدا ہوتا ہے۔ محدثین نے اس نسبت کو ان کی دینی قیادت کے لیے بنیادی وصف قرار دیا ہے۔

"يُوصَفُ المهديُّ بأنَّهُ من نسلِ النبيِّ ﷺ من جهةِ فاطمةَ، مُؤكِّدًا نَسَبَهُ الشريف"[20]..

المہدی کو فاطمہ کے واسطے سے نبی کی نسل میں سے قرار دیا گیا ہے جو ان کے شریف نسب کو ظاہر کرتا ہے۔

---

[17] Goldin, Judah, The Living Talmud, (New York, Mentor Books, 1957), p. 156

[18] Heschel, Abraham Joshua, The Prophets, (New York, Harper & Row, 1962), Vol. 1, p. 412

[19] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (بیروت، دارالفکر، 1994ء)،107/4

[20] ابن کثیر، إسماعيلُ بنُ عمر، البدایه و النّهایةُ ، (بیروت: دارُ الكتبِ العلمية، 2002)، 29

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

احادیثِ نبویہ میں امام مہدیؑ کا ذکر مختلف الفاظ اور اسالیب میں ملتا ہے، جس سے ان کے ظہور اور کردار کی کئی جہات سامنے آتی ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے:

«یملأ الأرض قسطًا وعدلًا كما مُلئت ظلمًا وجورًا»[21]

وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

مذکورہ حقیقت اس تصور کو واضح کرتا ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور ایک ایسے دور میں ہوگا جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہوگا اور ان کی قیادت میں ایک ہمہ گیر اصلاحی نظام قائم ہوگا۔

"The Mahdi will establish justice and equity across the world."[22]

مہدی پوری دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے۔

اہل سنت اور اہل تشیع کے ہاں امام مہدیؑ کے تصور میں بعض بنیادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک امام مہدیؑ کا ظہور مستقبل میں ہوگا اور وہ ایک صالح و عادل حکمران کی حیثیت سے نمودار ہوں گے، جبکہ اہل تشیع کے نزدیک وہ پہلے ہی پیدا ہو چکے اور پردہ غیبت میں ہیں۔

"The Sunni view regards the Mahdi as a future leader, while the Shia doctrine affirms his present existence in occultation."[23]

اہل سنت کے نزدیک مہدی مستقبل میں ظاہر ہوں گے جبکہ اہل تشیع کے نزدیک وہ موجود ہیں اور غیبت میں ہیں۔

یہ اختلاف ان کے ظہور، عمر اور موجودہ حیثیت کے بارے میں مختلف اعتقادی زاویوں کو جنم دیتا ہے، جس سے اسلامی مکاتبِ فکر میں تنوع پیدا ہوتا ہے۔ ظہورِ مہدیؑ کے حالات اور علامات کے حوالے سے بھی متعدد روایات منقول ہیں، جن میں فتن و فساد کا غلبہ، ناانصافی کا پھیلاؤ اور دینی کمزوری کا ذکر ملتا ہے۔ ایک حدیث میں وارد ہے:

«یكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربًا إلى مكة»[24]...

خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا، پس مدینہ سے ایک شخص مکہ کی طرف نکلے گا...

مذکورہ روایات ان حالات کی تصویر پیش کرتی ہیں جن میں امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا، اور ان کے ظہور کو ایک بڑے تاریخی و دینی موڑ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

"Signs preceding the Mahdi include widespread turmoil and moral decline."[25]

---

[21] ابن ماجه، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، (رياض، دارالسلام، 2000ء)، 2/ 1368

[22] Siddiqi, Abdul Hamid, Sahih Muslim Commentary, (Lahore, Sh. Muhammad Ashraf, 1976), Vol. 3, p. 210

[23] Momen, Moojan, An Introduction to Shi'i Islam, (New Haven, Yale University Press, 1985), p. 168

[24] ابو داؤد، سليمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (بيروت، دارالفكر، 1994ء)، 4/ 108

[25] Esposito, John L., The Islamic Threat: Myth or Reality?, (New York, Oxford University Press, 1992), p. 87

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مہدی کے ظہور سے قبل فتنہ وفساد اور اخلاقی زوال عام ہو گا۔

اسلامی عقیدۂ آخرت میں امام مہدیؑ کا مقام اہم مرحلے کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے بعد دیگر بڑے واقعات جیسے حضرت عیسیٰؑ کا نزول بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں روایت یوں منقول ہے:

»لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى بن مريم[26]«...

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے...

یہ ترتیب اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اسلامی عقیدہ آخرت میں ایک بنیادی سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے بعد عالمی سطح پر دینی و اخلاقی نظام کی تجدید کا عمل شروع ہوتا ہے۔

"Al-Mahdi occupies a central place in Islamic eschatological expectations."[27]

مہدی اسلامی اخروی علامات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ مجموعی تصور امام مہدیؑ کی شخصیت کو ہمہ گیر معنویت عطا کرتا ہے جس میں نسبی شرف، نبوی بشارت، اصلاحی کردار فکری نظام میں سمٹ آتے ہیں۔

اسلام میں امام مہدیؑ کا کردار اور دینی وسماجی اہمیت

اسلامی روایت میں آخری زمانے کے مباحث ایسی فکری جہت رکھتے ہیں جن میں دینی اقدار کی تجدید، اخلاقی نظام کی بازیافت اور اجتماعی حیات کی اصلاح کے امکانات کو ایک خاص معنویت کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ اس تناظر میں امام مہدیؑ کی شخصیت قائد کی صورت میں سامنے آتی ہے جس کے ذریعے عدل و انصاف ایک ہمہ گیر نظام قائم ہونے کی توقع وابستہ کی جاتی ہے۔ ان کا کردار دینی احیاء، اجتماعی اصلاح اور اخلاقی تطہیر کے وسیع تر دائرے میں سمجھا جاتا ہے، جس میں امت کی داخلی ساخت اور عالمی سطح پر اس کے اثرات دونوں شامل ہوتے ہیں۔ عدل و انصاف کے قیام کے حوالے سے امام مہدی کا کردار نہایت مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ضمن میں حدیث میں وارد ہے:

»يملأ الأرض قسطًا وعدلًا كما مُلئت ظلمًا وجورًا[28]«

وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

ان کی قیادت میں عدل ہمہ گیر اصول کے طور پر نافذ ہو گا جو معاشرتی، معاشی اور سیاسی تمام شعبوں کو محیط ہو گا۔ محدثین اور مفسرین نے اس کو ایک ایسے عادلانہ نظام کی طرف اشارہ قرار دیا ہے جو انسانی تاریخ میں ایک نمایاں موڑ ثابت ہو گا۔

سيحكمُ المهديُّ بالعدلِ والإنصافِ التامَّيْنِ[29].

---

[26] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، (ریاض، دارالسلام، 1997ء)، 1272/3

[27] Cook, David, Studies in Muslim Apocalyptic, (Princeton, Darwin Press, 2002), p. 153

[28] ابن ماجه، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، (رياض، دارالسلام، 2000ء)، 2 /1368

[29] ابن كثير، إسماعيلُ بنُ عمر، البدايه و النّهايةُ، (بيروت: دارُ الكتبِ العلمية، 2002)، 31

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مہدی کامل عدل اور انصاف کے ساتھ حکمرانی کریں گے۔

ظلم وفساد کے خاتمے اور عالمی اصلاح کے ضمن میں ان کا کردار ہمہ جہت اصلاحی تحریک کی صورت اختیار کرتا ہے۔ روایات میں جس دور کا نقشہ پیش کیا گیا ہے وہ فتنہ، ناانصافی اور اخلاقی زوال سے بھرپور دکھائی دیتا ہے، اور اسی پس منظر میں امام مہدیؑ کی جدوجہد کو انقلابی نوعیت حاصل ہوتی ہے۔

"The Mahdi's mission is to eradicate oppression and restore moral order."[30]

مہدی کا مقصد ظلم کا خاتمہ اور اخلاقی نظام کی بحالی ہے۔

مذکورہ تعبیر ان کے کردار کو عملی اور اصلاحی جہت عطا کرتی ہے، جس میں عالمی سطح پر توازن کی بحالی کا تصور نمایاں ہوتا ہے۔ امتِ مسلمہ کی قیادت اور وحدت کے قیام کے حوالے سے امام مہدیؑ کی حیثیت جامع اور مؤثر رہنما کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ روایات میں ان کی بیعت کا ذکر مکہ مکرمہ میں ملتا ہے، جس کے بعد مختلف خطوں سے لوگ ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں:

«يبايع له بين الركن والمقام[31]»

ان کے ہاتھ پر رکن اور مقام کے درمیان بیعت کی جائے گی۔

یہ منظر امت کے انتشار کے خاتمے اور ایک مرکز پر اجتماع کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ علماء نے اس کو ایک ایسی قیادت کے ظہور سے تعبیر کیا ہے جو فکری، سیاسی اور دینی سطح پر امت کو یکجا کرے گی۔

"He will unify the Muslim community under a single just leadership."[32]

وہ امت مسلمہ کو ایک عادل قیادت کے تحت متحد کریں گے۔

عیسیٰ ابن مریمؑ کے ساتھ تعلق اور مشترکہ مشن اسلامی روایات میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس حوالے سے حدیث میں آتا ہے:

«كيف أنتم إذا نزل فيكم ابن مريم وإمامكم منكم[33]»

تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

مذکورہ روایت ایک ایسے منظر کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں ایک مشترکہ مقصد کے تحت دینی نظام کی تکمیل میں مصروف ہوں گے۔ مفسرین نے اس کو ایک عالمی سطح کی اصلاحی تحریک کے طور پر دیکھا ہے جس میں آسمانی ہدایت اور زمینی قیادت کا امتزاج پایا جاتا ہے۔

"Jesus will support the Mahdi in establishing justice and defeating evil."[34]

---

[30] Cook, David, Studies in Muslim Apocalyptic, (Princeton, Darwin Press, 2002), p. 156

[31] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (بیروت، دارالفکر، 1994ء)، 4/ 107

[32] Esposito, John L., The Future of Islam, (New York, Oxford University Press, 2010), p. 221

[33] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، (ریاض، دارالسلام، 1997ء)، 3 /1272

[34] Momen, Moojan, An Introduction to Shi'i Islam, (New Haven, Yale University Press, 1985), p. 170

The Study of Religion and History

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

عیسیٰ مہدی کی مدد کریں گے تاکہ عدل قائم ہو اور برائی کا خاتمہ ہو۔

اسلامی عقیدہ آخرت میں امام مہدیؑ کا کردار اہم مرحلے کی حیثیت رکھتا ہے جو قیامت سے قبل کے بڑے واقعات کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ ان کی قیادت میں جو نظام قائم ہو گا وہ محض سیاسی غلبہ نہیں بلکہ روحانی بیداری اور دینی احیاء کا مظہر ہو گا۔

> "Al-Mahdi represents the culmination of Islamic hopes for a just and guided world order."[35]

مہدی ایک عادل اور ہدایت یافتہ عالمی نظام کے لیے اسلامی امیدوں کی تکمیل کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہ مجموعی تصور امام مہدیؑ کی شخصیت کو ایسے مرکز میں بدل دیتا ہے جس کے گرد دینی، سماجی اور روحانی پہلو ایک مربوط نظام کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، اور جس کے ذریعے انسانی معاشرہ ایک نئی ترتیب اور توازن کی جانب گامزن دکھائی دیتا ہے۔

حضرت الیاس اور امام مہدیؑ کا تقابلی جائزہ

یہودیت اور اسلام کی اخروی فکر میں بعض شخصیات ایسی معنوی مرکزیت اختیار کر لیتی ہیں جن کے گرد امید، اصلاح اور دینی احیاء کے تصورات مربوط نظام میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ حضرت الیاسؑ اور امام مہدیؑ دونوں ایسی ہی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جن کی نسبت سے اپنے اپنے مذہبی ذخیرۂ فکر میں اخروی شعور تشکیل پاتا ہے۔ ان دونوں کے کردار کا مطالعہ تقابلی جہات کو واضح کرتا ہے جس میں تاریخی روایت، روحانی تمثیل اور مستقبل کی توقعات باہم مربوط نظر آتی ہیں۔ آخری زمانے کے پس منظر میں Elijah کا تصور یہودی لٹریچر میں پیش رو کے طور پر سامنے آتا ہے جو مسیح کی آمد سے قبل ظاہر ہو کر دینی فضا کو ہموار کرتا ہے:

> "Behold, I will send you Elijah the prophet before the coming of the great and dreadful day of the Lord."[36]

دیکھو، میں تمہارے پاس الیاس نبی کو بھیجوں گا خداوند کے عظیم اور ہیبت ناک دن سے پہلے۔

دوسری طرف امام مہدہ کا ذکر اسلامی روایات میں ایک ایسے قائد کے طور پر ملتا ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہو کر عالمی سطح پر عدل و توازن قائم کریں گے:

»يكون في آخر أمتي المهدي[37]«

میری امت کے آخری زمانے میں مہدی ہوں گے۔

ان دونوں تصورات میں ایک مشترک جہت یہ سامنے آتی ہے کہ دونوں شخصیات آخری زمانے کے اہم مرحلے سے وابستہ ہیں اور ان کا ظہور بڑے دینی تغیر کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے، البتہ یہودی روایت میں الیاسؑ کا کردار تمہیدی نوعیت رکھتا ہے جبکہ اسلامی روایت میں امام مہدیؑ ایک فعال اور مرکزی

---

[35] Cook, David, Studies in Muslim Apocalyptic, (Princeton, Darwin Press, 2002), p. 160
[36] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 412
[37] ابن ماجه، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، (رياض، دارالسلام، 2000ء)، 1367/2

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

قائد کے طور پر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اصلاحِ امت اور دینی احیاء کے حوالے سے دونوں شخصیات میں ایک نمایاں مماثلت پائی جاتی ہے۔ حضرت الیاسؑ بنی اسرائیل کو توحید کی طرف لوٹانے اور شرک کے خاتمے کے لیے سرگرم نظر آتے ہیں:

> "How long halt ye between two opinions? if the Lord be God, follow him…"[38]

تم کب تک تذبذب میں رہو گے؟ اگر خداوند ہی خدا ہے تو اسی کی پیروی کرو...

اسی طرح امام مہدیؑ کے بارے میں بیان ہوا ہے:

«يصلح الله به أمر أمتي»[39]

اللہ ان کے ذریعے میری امت کے معاملات کی اصلاح فرمائے گا۔

یہ دونوں تعبیرات اس امر کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ ان شخصیات کا بنیادی ہدف دینی انحراف کا ازالہ اور مذہبی اصولوں کی تجدید ہے، جس میں ایک اصلاحی جوہر نمایاں ہے۔ ظہور اور واپسی کے عقائد کے حوالے سے دونوں مذاہب میں مماثلت کے ساتھ نمایاں فرق بھی پایا جاتا ہے۔ یہودی عقیدہ حضرت الیاسؑ کی دوبارہ آمد کا قائل ہے، جیسا کہ ربائی متون میں بیان ہوا۔ الیاس مسیح کی آمد سے پہلے آئیں گے۔ اسلامی روایت میں امام مہدیؑ کے ظہور کا تصور پایا جاتا ہے، جو مستقبل میں وقوع پذیر ہو گا، یا اہلِ تشیع کے نزدیک وہ پہلے سے موجود ہیں اور ظہور کریں گے:

> "The Mahdi is either awaited as a future or believed to be in occultation."[40]

مہدی کو یا تو مستقبل میں ظاہر ہونے والا سمجھا جاتا ہے یا غیبت میں موجود تصور کیا جاتا ہے۔

یہ فرق دونوں مذاہب کے عقیدۂ امامت و نبوت اور تاریخ کے فہم سے تعلق رکھتا ہے۔ معجزاتی اور غیر معمولی خصوصیات کے تقابل میں بھی ایک معنوی اشتراک دکھائی دیتا ہے۔ حضرت الیاسؑ کے بارے میں بیان ہوا ہے:

> "And Elijah went up by a whirlwind into heaven."[41]

اور الیاس آندھی کے ذریعے آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے۔

جبکہ امام مہدیؑ کے بارے میں غیر معمولی تائیدِ الٰہی اور غیبی مدد کا تصور پیش کیا جاتا ہے:

سيُهدى إلهيًّا ويُؤيَّدُ في جميعِ أفعالِهِ[42].

انہیں اپنے تمام امور میں خدائی رہنمائی اور مدد حاصل ہو گی۔

---

[38] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 326

[39] احمد بن حنبل، احمد بن محمد، مسند احمد، (بیروت، مؤسسة الرساله، 2001ء)، 99/1

[40] Momen, Moojan, An Introduction to Shi'i Islam, (New Haven, Yale University Press, 1985), p. 168

[41] Henry Scott ،The Holy Bible with Commentary ،(London, Oxford Press, 1890) ،Vol. 2 ،p. 335

[42] ابن كثير، إسماعيلُ بنُ عمر، البدايه و النّهايةُ ، (بيروت: دارُ الكتبِ العلمية، 2002)، 34

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہ دونوں پہلو اس امر کو ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں شخصیات کو خاص نوع کی روحانی تائید حاصل ہے، جو ان کے کردار کو غیر معمولی بناتی ہے۔ مذہبی، سماجی اور روحانی اثرات کے تناظر میں دونوں شخصیات اپنے اپنے مذاہب میں گہرے اثرات کی حامل ہیں۔ حضرت الیاسؑ یہودی شعور میں ایک زندہ علامت کے طور پر موجود ہیں، جن کا ذکر مذہبی رسوم میں بھی ہوتا ہے:

"At Passover, a cup of wine is set aside for Elijah…"[43]

فصح کے موقع پر الیاس کے لیے ایک پیالہ مخصوص کیا جاتا ہے…

دوسری طرف امام مہدیؑ اسلامی شعور میں امید، عدل اور نجات کے ایک جامع تصور کی نمائندگی کرتے ہیں:

"The Mahdi symbolizes the ultimate hope for justice in Islam."[44]

مہدی اسلام میں عدل کی آخری امید کی علامت ہیں۔

خلاصہ بحث

اس تقابلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ یہودیت میں حضرت الیاسؑ اور اسلام میں امام مہدیؑ دونوں ایسی باوقار شخصیات ہیں جو اپنے اپنے مذہبی نظام میں اصلاح، عدل اور روحانی بیداری کی علامت کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ اگرچہ دونوں کا تاریخی اور عقیدتی پس منظر مختلف ہے، تاہم ان کے ساتھ وابستہ تصورات میں ایک قدرِ مشترک یہ ہے کہ وہ انسانی معاشرے میں بگاڑ کے خاتمے اور الٰہی ہدایت کی تجدید کے نمائندہ ہیں۔ یہودی روایت میں الیاسؑ کی واپسی مسیحائی دور کی تمہید کے طور پر دیکھی جاتی ہے، جبکہ اسلامی عقیدے میں امام مہدیؑ کا ظہور ایک جامع اصلاحی و عدالتی نظام کے قیام کا ذریعہ ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب اپنے ماننے والوں کو ایک ایسے مستقبل کی امید دلاتے ہیں جہاں حق، انصاف اور اخلاقی اقدار غالب ہوں گی۔ تاہم ان تصورات کی تفصیلات، تعبیرات اور عقیدتی بنیادیں ایک دوسرے سے نمایاں طور پر مختلف ہیں، جو ہر مذہب کی انفرادی فکری شناخت کو واضح کرتی ہیں۔

[43] Goldin, Judah, The Living Talmud, (New York, Mentor Books, 1957), p. 156
[44] Esposito, John L., Islam: The Straight Path, (New York, Oxford University Press, 1998), p. 210